السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

امام سے پہل کرنے کی سزا- اورامام کی پیروی کا صحیح طریقہ

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

امیر کی اطاعت تومدت ہوئی مسلمانوں سے چھن چکی ۔ نہ انکا کوئی امیر المومنین ہے جس کی اطاعت کووہ اللہ اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی سمجھیں نہ انہیں اسے حاصل کرنے کی کوئی فکر ہے ۔ الاماشاء اللہ ۔ لے دے کر نماز کے امام کی صورت میں انہیں پانچ وقت اطاعت کا سبق یاددلایاجاتا ہے اوران سے دنیا کے تمام کام چھڑواکراور ہر طرف سے توجہ ہٹا کر امام کی اقتداء میں اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑاکردیاجاتا ہے کہ اب تمہاری ہر حرکت امام کی حرکت کے بعد ہونی چاہیئے ۔ اس سے پہلے کوئی حرکت تمہارے لیئے جائز نہیں مگر اکثر مسلمان نافرمانی کرنے کی فکر ہے نہ عقل کے تقاضوں کے خلاف ورزی ۔ وہ ہر رکن میں امام سے پہلے حرکت کرتے ہیں او رکرتے ہی چلے جاتے ہیں ۔ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر سخت سزا سے ڈرایا ہے ۔

((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَلَا يَخْشَى الَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ، أَنْ يُحَوِّلَ اللَّهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ))

'' ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایاکہ جوشخص امام سے پہلے اپنا سر اٹھاتا ہے کیا وہ اس بات سے نہیں ڈرتاکہ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کے سر میں بدل دے ''۔ (متفق علیہ، مشکوۃ ۱۰۶)

نماز کی حالت میں امام سے پہل کرنا عقل کے تقاضوں کے بھی سراسر خلاف ہے ۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری میں ایک نکتہ نقل فرمایا ہے کہ اگر غور کریں توامام سے آگے بڑھنے کی کوئی وجہ بھی اس کے بغیر نہیں ہو سکتی کہ نماز سے جلدی فراغت حاصل ہوجائے ۔ اس جلدی بازی کا علاج یہ ہے کہ آدمی سوچے کہ وہ امام کے فارغ ہونے سے پہلے تو نماز سے نکل ہی نہیں سکتا پھر یہ جلد بازی کیوں ؟

امام کی پیروی کی تاکید

امام کی پیروی اوراس سے پہلے نہ کرنی کی چنداوراحادیث ملاحظہ فرمائیں :

[(عَنْ أَنَسٍ، قَالَ : صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ، فَقَالَ : «أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي إِمَامُكُمْ، فَلَا تَسْبِقُونِي بِالرُّكُوعِ وَلَا بِالسُّجُودِ، وَلَا بِالْقِيَامِ وَلَا بِالِانْصِرَافِ، فَإِنِّي أَرَاكُمْ أَمَامِي وَمِنْ خَلْفِي))

'' انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ہمیں نماز پڑھائی ، نماز سے فارغ ہوکر اپنا چہرہ ہماری طرف پھیر کر فرمایا : لوگو!میں تمہارا امام ہوں ۔ تم مجھ سے نہ رکوع میں پہل کرو نہ سجد میں نہ قیام میں اورنہ منہ پھیرنے میں کیونکہ میں تمہیں اپنے سامنے اورپیچھے سے دیکھتا ہوں '' ۔

(راوہ مسلم ، مشکوۃ ص ۱۰۱)

[عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا يَقُولُ : " لَا تُبَادِرُوا الْإِمَامَ إِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَالَ : وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا : آمِينَ، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا قَالَ : سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُولُوا : اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ "))

'' ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، امام سے جلدی نہ کروجب وہ تکبیرکہے توتم تکبیر کہوجب ولا الضالین کہے توتم آمین کہو ۔ جب رکوع کرے توتم رکوع کروجب سمع اللہ لمن حمدہ کہے توتم اللھم ربنالک الحمد کہواورجب سجدہ کرے توتم سجدہ کرواورجب وہ سجدہ نہ کرے توتم سجدہ نہ کرو'' ۔

(بلوغ المرام باب صلوۃ الجماعۃ والامامہ)

امام کی پیروی کا مطلب نہ امام سے پہلے نہ امام کے برابر حرکت کرے

مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز میں لکھا ہے : :

'' حدیث کے الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے کہ جب امام تکبیر کہہ چکے تومقتدی اس کے بعد تکبیر کہے ۔ جب امام سجدے میں چلاجائے توتم سجدے میں جاو ۔ جب امام سر اٹھاچکے توتم سر اٹھاوٴجب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے توتم اللھم ربنا لک الحمد کہو ۔ اس سے ظاہر ہے کہ مقتدی کو ہر فعل اس وقت کرنا چاہیئے جب امام وہ کام کرچکے ۔ نہ امام سے پہلے جانا چاہیے نہ اس کے ساتھ بلکہ امام کے بعد وہ رکن اداکرے ۔ متابعت کرے یعنی پیچھے لگے '' ۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رحمہ اللہ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ ارکان اداکرنے میں امام سے سبقت کررہا تھا ۔ فرمایا :

''نہ تم نے تنہا نماز پڑھی نہ امام کی اقتداء میں''۔

(بحوالہ رسالۃ الصلویۃ امام احمد)

نیز عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ:

''انہوں نے ایک شخص کو امام سے سبقت کرتے دیکھا تو فرمایا نہ تم نے اکیلے نماز ادا کی نہ امام کی اقتداء کی۔ اسے مارا اور کہا نماز لوٹاؤ''۔

(رسالۃ الصلوٰۃ ص ۳۵۲ مجموعہ الحدیث)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایسی نماز کو ناجائز سمجھتے ہین۔

امام احمد فرماتے ہیں (ترجمہ)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان اذا کبر فکبروا کا یہ مطلب ہے کہ امام کی تکبیر ختم ہو جائے پھر مقتدی تکبیر کہے لوگ جہالت کی وجہ سے غلطی کرتے ہیں اور نماز کے معاملہ کو ہلکا سمجھتے ہیں امام کے ساتھ ہی تکبیر کہنا شروع کر دیتے ہیں اور یہ غلطی ہے۔

(رسالہ الصلوٰۃ لاحمد ص ۱۵۴)

امام احمد نے اس مقام پر بڑے بسط (تفصیل) سے لکھا ہے کہ امام سے پہلے یا امام کے ساتھ تمام ارکان ادا کرنا غلط ہے۔ امام جب رکوع و سجود میں چلا جائے اور اس کی تکبیر کی آواز ختم ہو جائے تو مقتدی کو اس وقت رکوع و سجود وغیرہ امر و شروع کرنی چاہئیں۔ ہمارے ملک میں یہ غلطی عام ہے، تمام طبقات یہ غلطی کرتے ہیں۔ اگر سبقت نہ کریں تو امام کے ساتھ ضرور ادا کرتے ہیں حالانکہ یہ صاف حدیث کے خلاف ہے۔ خطرہ ہے کہ نماز ضائع ہو جائے گی۔ امام کی اطاعت کا شرعاً یہی مطلب ہے کہ تمام ارکان وغرہ امام پہلے ادا کرے مقتدی اس وقت شروع کرے جب امام رکن میں مشغول ہو جائے۔ حدیث کا نمشاء یہ معلوم ہوتا ہے کہ نہ امام سے سبقت درست ہے۔ نہ امام کی معیت بلکہ امام جب رکن میں مشغول ہو جائے تو اس کے بعد مقتدی مام کے ساتھ شریک ہو۔

تعجب ہے کہ تمام مکاتب فکر اس غلطی میں بتلا ہیں۔ بریلوی حضرات تو بدعات میں اس قدر محو ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو سنت کی محبت سے خالی کر دیا ہے۔ وہ ہر وقت نئی سے نئی بدعتوں کی تلاش میں پریشان ہیں۔

اہل حدیث حضرات اور دوسرے موحد گروہ بھی اس غلطی میں از اول تا آخر بتلا ہیں الا من رحمہ، امام احمد کا ارشاد کس قدر درست ہے:

"لو صلیت فی مائۃ مسجد ما رأیت أہل مسجد واحد یقیمون الصلوٰۃ علی ما جآء عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعن أصحابہ رحمۃ اللہ علیہم"

''آپ سو مسجدوں میں نماز ادا فرمائیں۔ کسی میں بھی انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور صحابہ کے طریق پر آپ کو نماز نہیں ملے گی''۔

(رسالہ الصلوٰۃ لاحمد ص ۱۵۴)

مولانا محمد اسماعیل سلفی کا کلام ختم ہوا۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا فہم اور عمل

امام احمد بن جنبل اور مولانا محمد اسماعیل سفلی نے ان احادیث کا جو مطلب بیان کیا ہے، تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین کا یہی مطلب سمجھے ہے اور اس کے مطابق عمل کیا ہے۔

(البراءُ بنُ عازبٍ، قالَ: "کُنّا نُصَلّی خلفَ النّبیِّ صلَّی اللہُ علیہِ وسلَّم فإذا قال: سَمِعَ اللہُ لمن حمِدہُ، لم یَحْنِ أحدٌ منّا ظھرَہُ حتّی یَضَعَ النّبیُّ صلَّی اللہُ علیہِ وسلَّم جبھتَہُ علی الأرضِ))

''براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ادا کرتے تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو ہم میں سے کوئی بھی اپنی پشت نہیں جھکاتا تھا یہاں تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پیشانی زمین پر رکھ لیتے''۔ (بخاری و مسلم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی صحابی بھی آپ کی زمین پر پیشانے رکھنے سے پہلے اپنی پیٹ نہیں جھکاتا تھا۔ کیا اب میں کوئی ایس مسجد ملتی ہے جس میں تمام لوگ اتنے حوصلے والے ہوں کہ ایک شخص بھی امام کے زمین پر پیشانی رکھنے تک اپنی پیٹھ کو نہ جھکائے کم از کم مجھے تو نہیں ملی۔ ہاں اللہ کی رحمت سے امید ضرور ہے کہ اگر ہم پوری کوشش کریں اور اپنے بھائیوں کو بار بار سمجھائیں تو اس عمل پر پابندی شروع ہو جائے گی۔

سعید بن مسیب کا حجاج کو جلد بازی سے روکنا

یہ اس وقت کی بات ہے جب حجاج بن یوسف کو مسلمانوں کی حکومت میں کوئی عہدہ حاصل نہیں ہوا تھا۔ ایک دفعہ اس نے سعید بن مسیب کے پہلو میں نماز ادا کی اور امام سے پہلے سر اٹھانا اور اس سے پہلے سجدہ میں گرنا شروع کر دیا۔ جب اس نے سلام پھیرا تو سعید بن مسیب نے اس کی چادر کا کنارہ پکڑ لیا اور نماز کے بعد اذکار پڑھتے رہے۔ حجاج چھڑانے کی کوشش کرتا رہا تا آنکہ سعید نے اپنا ذکر مکمل کر لیا پھر حجاج کی طرف متوجہ ہو کر اسے اس کی جلد بازی پر خوب تنبیہ کی اور ساتھ ہی نماز کے آداب سکھائے۔ حجاج نے ساری بات خاموشی سے سنی اور جواب میں کچھ نہ کہا۔ آخر ایک وقت آیا کہ وہ حجاز کا حاکم بن گیا۔ جب مدینہ آیا اور مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں داخل ہو تو سعید بن مسیب کی مجلس کا رُخ کیا اور ان کے سامنے آکر بیٹھ گیا اور کہنے لگا ایک دہ وہ باتیں تم ہی نے کی تھیں؟ سعید نے اپنے سینے پر ہاتھ مار کر کہا۔ ہاں میں نے ہی کہی تھیں۔ حجاج نے کہا آپ جیسے معلم اور ادب سکھانے والے کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے۔ آپ کے بعد میں نے جو نماز بھی پڑھی آپ کی بات مجھے ضرور یاد آتی رہی پھر اٹھ کر چلا گیا۔

(الدبیہ والنہایہ ص ۱۹۹، ج ۹۹)

اس تادیب کا اثر تھا کہ گو حجاج کے ہاتھ سے بھلے بھلے لوگ محفوظ نہیں رہے مگر اس نے سعید کے ادب سکھانے کا ہمیشہ خیال رکھا اور انہیں کبھی نہ پریشان کیا نہ کوئی تکلیف پہنچائی۔

ہمیں بھی کوشش کرنی چاہئے کہ ہمارے ساتھ نماز پڑھنے والا اگر اس قسم کی جلد بازی کرے تو اسے سمجھائیں۔ اللہ تعالیٰ اس کی اصلاح فرما دے اور اس کی درست نمازوں اور نیک دعاؤں میں ہمارا حصہ بھی شامل ہو جائے اگر وہ قوبل نہ بھی کرتے تو ہم ادائے فرض سے سبکدوش ہو جائیں گے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

ج1

محدث فتویٰ